باب-13

صراطِ مستقیم

☆ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ -

ترجمہ: ہم کو سیدھی راہ پر چلا۔(سورۃ الفاتحہ: آیت 5)

☆ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ -

ترجمہ: جو ہدایت پر رہتا ہے تو اس کا ہدایت پر رہنا خود اس کے لیے نفع بخش ہے۔ اور جو گمراہی پر رہتا ہے تو اس کا گمراہی پر رہنا خود اس کے لیے نقصان دہ ہے۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔
(سورۃ الاسراء/ بنی اسرائیل: آیت 15 کا حصہ)

صاحبو! عیسائیوں کا خیال ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام جو معصوم پیغمبر تھے، تمام عیسائیوں کے گناہوں کی گٹھری لے کر خود جا کر (نعوذ باللہ) جلے اور ان کے ساتھ تمام گناہ بھی جل گئے۔ ذرا غور کرو کہ مذہب تو ہے ہی اس لیے کہ بُری باتوں سے روکے، نہ کہ بُرے کاموں پر جرأت دلائے۔ جب آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہم جو چاہے کریں ہمیں کسی قسم کا عذاب نہیں ہو گا تو وہ بُرے کام کیوں چھوڑے گا؟ پھر یہ کونسا انصاف ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی؟ اور معصوم اور بے گناہ پیغمبر پر ان بد معاشوں کی وجہ سے عذاب ہو۔۔۔!

ایک اور عقیدہ ہے جو اس سے بھی بد تر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے دیکھا کہ اگر سب اچھے ہی اچھے کام کریں یا سب بُرے ہی کام کریں تو دنیا کی رنگا رنگی کیوں کر ہو گی۔۔۔؟ اس بُو قلمونی (colorfulness) کا تماشہ کیوں کر ہو گا۔۔۔؟ لہٰذا اللہ نے معصومین کی سفید مٹی کو گنہگاروں کی سیاہ مٹی کے ساتھ ملا کر پُتلے بنائے۔ ہر ایک نے اچھے کام بھی کیے اور بُرے بھی۔ اچھے کام اس پاک مٹی کی وجہ سے ہوئے اور بُرے کام اس سیاہ خاک کی وجہ سے۔ قیامت ہو گی تو خاکِ ناپاک، خاکِ ناپاک سے مل جائے گی، اور خاکِ پاک، پاک خاک سے۔ بعض لوگ جو اپنے مومن ہونے کے دعویدار ہیں ان کے تمام گناہ ان لوگوں

کو مل جائیں گے جن کو یہ غیر مومن سمجھتے تھے۔ مومنین جتنی بدمعاشیاں کریں اس کا عذاب دوسروں پر ہوگا۔ اور دوسرے جتنی نیکیاں کرتے ہیں اس کا ثواب بھی مومنین کو ملے گا۔ ماشاء اللہ کیا عمدہ تفسیر ہے (قرآن میں کئی مقامات پر ملنے والی آیت) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کی۔۔۔! کیا اچھے معنی نکلے ہیں ظلم و عدل کے۔۔! کیا خوب ثبوت دیا گیا ہے اس ضرب المثل کا کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔۔۔! یاد رکھو تم آج جو چاہو کرو، جو چاہو کہو لیکن کل ضرور معلوم ہو جائے گا کہ جس کی بُرائی اسی کے گلے کا ہار رہے گی۔ یقیناً اسے ہی آتشِ جہنم بن کر جلائے گی۔

دیکھو! عقلِ سلیم اور فہمِ مستقیم اللہ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا فرستادہ یعنی قاصد اور رسول ہے جو خیر و شر کو دکھاتا ہے۔ اچھے بُرے کی تمیز دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا فرستادۂ خدا ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ پیغمبر کی بات کو بھی آدمی اسی وقت مانتا ہے جب دل میں ضمیر ہو۔ قبول کرنے کی صلاحیت ہو۔ ہٹ دھرمی کی عادت نہ ہو۔ مگر میرے کہنے کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ پیغمبر کی ضرورت نہیں۔ پیغمبر کی بھی ضرورت ہے اور جانشینانِ پیغمبر کی بھی، اور عقل و ادراک سے بھی کام لینے کی۔

صراطِ مستقیم کے معنی سیدھا راستہ ہے۔ اس سے مراد ہر وہ صحیح امر ہے جس پر انسان چلنا چاہتا ہے۔ اس میں افراط تفریط، کمی زیادتی دونوں مناسب نہیں۔ دیکھو! آزادی کا ارتقا، دہریت یعنی anti-God تک ہوتا ہے۔ آدمی خدا کے نام سے جلنے لگتا ہے۔ وہ خدا کی قسم نہیں کھاتا، اپنی عزت کی قسم کھاتا ہے۔ دوسری طرف، تعظیمِ شخصیت کی انتہا، بُت پرستی یعنی idol worship ہوتی ہے۔ وہ اپنے بزرگوں کے متعلق یوں سمجھنے لگتا ہے جیسے ان میں اُلوہیت یا خدائی شان حلول کر گئی ہے۔

یاد رکھو! درمیانی راستہ، اللہ کو اللہ سمجھنا اور اس کے محبوبوں سے محبت کرنا ہے۔ ہوشیار باش! ایک طرف "خارجی" ہیں تو دوسری طرف "رافضی"۔ درمیان میں "سنت" کی راہ ہے۔ دیکھو! نہ جبر ہے نہ قدر، بلکہ حق درمیان میں ہے۔ تمام صراطِ مستقیم والے متحد اور ایک رہتے ہیں۔ ان میں نہ جدال (clash) ہے نہ قتال (battle)۔ ضرورت سے زیادہ جوش بھی مضر ہے اور کم جوش بھی مہلک ہے۔ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی آیت ہم کو اعتدال کی تعلیم دیتی ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی- سورۃ الفاتحہ صفحہ 27 تا 29 پارہ 15 صفحہ 11 تا 13 اور پارہ 30 صفحہ 188}

Siddiqui Publications